ہولو کاسٹ کی تردید: ڈیوڈ رونگ کو قید کی سزا

ہولو کاسٹ کا انکار مغرب میں بڑا جرم ہے

تاریخ و تحقیق کے نام پر عقیدہ کا تسلط

ڈیوڈ ارونگ David Iving مارچ ۱۹۲۸ء میں Essex میں پیدا ہوئے ،ان کے والد شاہی فوج میں لیفٹننٹ کے عہدے پر فائز تھے۔انھوں نے امپریل کالج سے فزکس کی تعلیم حاصل کی اور ۱۹۵۰ء کی دہائی میں جرمن اسٹیل ورکس میں مختصر مدت کے لیے کام کیا۔۱۹۶۳ء میں واپس برطانیہ آ کر دوسری جنگ عظیم سے متعلق متنازعہ کتابوں کی اشاعت کا آغاز کیا۔ان کتابوں میں سے ایک The Destruction of Dresden تھی جس میں جنگ عظیم کے دوران اس شہر میں جرمنوں کی ہلاکت پر روشنی ڈالی گئی تھی۔یہ کتاب بین الاقوامی طور پر بہت زیادہ فروخت ہوئی۔

دوسری کتابوں میں Goebels: Master mind of the Third Reich [1] سے [2]Nuremberg:The last battle تک شامل ہیں۔مگر ۱۹۷۷ء میں شایع ہونے والی کتاب ان کی Hilter's War نے انھیں سماجی طور پر تنہا کر دیا۔کیوں کہ اس کتاب میں انھوں نے ہولوکاسٹ کے تاریخی طور پر تسلیم شدہ تصورات کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے ان اعداد وشمار اور واقعات کو للکارا تھا۔ اس کتاب پر ۱۳ سال تک محنت کی گئی تھی۔ان کی تحقیق کے مطابق جب ہولوکاسٹ جاری و ساری تھا تو ہٹلر اس سے قطعاً لاعلم تھا۔

۱۹۸۳ء میں وہ ان چند لوگوں میں شامل تھے جن کی شہرت ہٹلر کی مصنوعی ڈائری کے اوراق دریافت ہونے پر بری طرح مسخ ہوئی تھی۔Duncan Campbell کے الفاظ میں ارونگ نے اس ڈائری کو Initially denounced as bogus before changing his mind two weeks later. He dismissed this U-turn now as a joke entertainment۔اس واقعے کے اگلے سال انھیں

آسٹریا میں خطاب کی دعوت دی گئی مگر وہاں گرفتار کر کے ملک سے بے دخل کر دیا گیا کیوں کہ وہ ویانا میں پریس کانفرنس کی کوشش کر رہے تھے۔ اپنی بے دخلی کے خلاف ان کی اپیل کامیاب رہی اور ۱۹۸۹ء میں وہ دوبارہ آسٹریلیا آئے مگر عوامی احتجاج کی وجہ سے ان کی اکثر تقاریر کے پروگرام منسوخ کر دیے گئے۔

ایک امریکی مصنفہ Deborah Lipstatt نے اپنی کتاب Denying Holocaust میں ارونگ کو پرزور طریقے کے ساتھ ہولوکاسٹ کا منکر قرار دیا۔ اس کتاب نے ارونگ کے افکار و خیالات کو عالمی توجہ کا مرکز بنا دیا۔ ارونگ نے امریکی مصنفہ کے خلاف ہرجانے کا مقدمہ دائر کر دیا۔ کتاب کی مصنفہ اور پبلشر پنگوئین کا کہنا تھا کہ ڈیوڈ نے جان بوجھ کر مسلسل تاریخی شواہد کی غلط تشریح کی ہے تاکہ ہولوکاسٹ کے حوالے سے ہٹلر کے جرم کی شدت کو کم سے کم کیا جائے۔ مئی ۲۰۰۰ء میں ان پر ڈیڑھ لاکھ پاؤنڈ کا جرمانہ عائد کیا گیا۔ وہ جرمانہ ادا کرنے سے قاصر رہے لہٰذا ان پر دیوالیہ کے احکامات جاری کیے گئے جس کی تعمیل میں انھیں Mayfair کا گھر فروخت کرنا پڑا۔

۹۰ کی دہائی میں ان کے خلاف سماجی مقاطعہ کا عمل مزید بڑھتا گیا اور جرمنی، جنوبی افریقہ، آسٹریلیا اور کینیڈا میں ان کے داخلے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ ۲۰۰۴ء میں نیوزی لینڈ نے بھی ارونگ کے داخلے پر پابندی عائد کر دی۔ آبزرور کے نمائندے نے ان سے سوال کیا کہ وہ ان حالات میں دوبارہ آسٹریا کیوں گئے جبکہ اس بات کے امکانات تھے کہ ان کو گرفتار کر کے قید کیا جا سکتا ہے تو ان کا جواب تھا میرا تعلق فوجی افسروں کے خاندان سے ہے اور میں ایک انگریز ہوں جو توپ کے دہانے کی طرف قدم بڑھاتا ہے لیکن عدالت سے تین سال قید کا فیصلہ سننے سے پہلے ڈیوڈ نے عدالت میں اعتراف کیا کہ ہولوکاسٹ کے سلسلے میں وہ اپنے سابقہ خیالات سے رجوع کر چکے ہیں لیکن ان کی یہ معذرت اور عذرخواہی ڈیوڈ کو قید و بند سے نہیں بچا سکی۔

اپنی ویب سائٹ میں انھوں نے اپنے آپ کو عالمی سازش کا شکار قرار دیا ہے۔ وہ اپنی مخالفت کو عالمی رقابت قرار دیتے ہیں Global Vendelta کا کہنا ہے کہ ارونگ کی شہرت کے بارے میں معلومات کا حالیہ ذریعہ اس کی شخصیت کے حوالے سے ایک مسخ شدہ سوانح حیات ہے جس میں اس کے بارے میں غلط معلومات درج کی گئیں ہیں۔ یہ سوانح Bnai کی Anti defamation seage نے تیار کی ہے

ارونگ کا کہنا ہے وہ حقیقی تاریخ کا فاتح ہے اور اس کے نتیجے میں اس کو قدامت پسندوں کی دشمنی کا سامنا کرنا پڑا جس کے باعث وہ کتابوں کے معاہدوں اور ان کی آمدنی سے محروم ہو گیا۔ اس نے اپنی اکثر کتابوں کو اپنی ویب سائٹ پر ڈال دیا ہے جو کہ عام مطالعے کے لیے مفت موجود ہے۔

ساحل مارچ ۲۰۰۶ء